

ورلڈ ٹریڈ سنٹر کا المیہ ۔ اصل گیم

ورلڈ ٹریڈ سنٹر کے المیے پر بہت کچھ لکھا جا چکا ہے بلکہ اس سے پیدا شدہ صورت حال پر بھی بہت کچھ لکھا جا رہا ہے۔ اس المیے کی تہہ میں چھپے طوفان پر شاید بہت ہی کم لوگوں کی نگاہ ہوگی۔ ورلڈ ٹریڈ سنٹر کی تباہی کوئی جذباتی کارروائی نہیں ہے بلکہ یہ لمبی منصوبہ بندی کا نتیجہ ہے۔ اس منصوبہ بندی کی کڑیاں بہت دور تک جاتی ہیں۔ وثائق یہودیت (Protocols) پر گہری نظر رکھنے والوں کے لیے اس قفیے کو، اس کی تہہ میں چھپے طوفانوں کو سمجھنا سہل ہے۔

یہود کے منصوبہ میں سرفہرست عالمی سطح پر اقتدار اعلیٰ کی منزل ہے جس کا پایہ تخت 'القدس' ہوگا جو عظیم اسرائیل کا بھی پایہ تخت ہوگا۔ عظیم اسرائیل کا حصول ان کا خفیہ منصوبہ نہیں ہے۔ اس لیے پہلے 'القدس' کے ساتھ اسرائیلی مملکت کا قیام تھا جس میں وہ ۱۹۴۸ء میں برطانیہ کی سرپرستی سے کامیاب ہو گئے۔ نصف صدی کے بعد اب انہوں نے دوسرے مرحلے پر کام شروع کر دیا ہے۔ عظیم اسرائیل میں ارض فلسطین کے علاوہ ترکی، شام، عراق، اردن، کویت، بحرین، عرب امارات، سعودیہ کا بیشتر حصہ بشمول مدینہ منورہ، سوڈان، مصر وغیرہ شامل کرنے کی آرزو اور عملی کوشش ہے۔

اس آرزو کی تکمیل اکیسے اسرائیل کے بس میں نہیں ہے لہذا اس نے مداری کا رول امریکہ اور برطانیہ کے سپرد کر دیا ہے اور امریکہ و یورپ پر اپنے سونے کے زور پر حاوی ہونے کے بعد اور انہیں یہ یقین دلا کر کہ ہمارا اتہار دشمن نمبر ایک اسلام اور مسلمان ہیں، اپنا ہم نوا بنا لیا ہے۔ یہودی مسلمان ممالک کو کمزور کر کے اپنے مقاصد کی تکمیل کے لیے خود پس پردہ رہ کر وقتاً فوقتاً اپنی منصوبہ بندی کو آگے بڑھاتا رہتا ہے۔ ملاحظہ فرمائیے خود یہودی زبان:

”وہ کون ہے اور کیا ہے جو نادیدہ قوت پر قابض ہو سکتا ہے؟ بالیقین یہی ہماری قوت ہے۔ صیونیت کے

کارندے ہمارے لیے پردے کا کام دیتے ہیں جس کے پیچھے رہ کر ہم مقاصد حاصل کرتے ہیں۔ منصوبہ عمل

ہمارا تیار کردہ ہوتا ہے مگر اس کے اسرار و رموز ہمیشہ عوام کی آنکھوں سے اوجھل رہتے ہیں۔“ (پروٹوکولز: ۲)

منصوبہ عمل ایران عراق جنگ کا ہو، عراق کویت کا ہو، عراق پر امریکہ اور اس کے اتحادیوں کی یلغار کا ہو یا افغانستان پر امریکی دہشت گردی کا ہو، اس کے حقیقی منصوبہ ساز مذکورہ اقتباس کی روشنی میں یہود ہیں اور ورلڈ ٹریڈ سنٹر حملوں کی منصوبہ بندی کے خالق بھی وہی ہیں۔ مذکورہ اور موجودہ جنگوں کے منصوبہ کو ذیل کے اقتباس میں ملاحظہ فرمائیے:

”جہاں تک ممکن ہو ہمیں غیر یہودی گروہوں میں الجھنا ہے جس سے انہیں کسی علاقے پر قبضہ نصیب

نہ ہو بلکہ جو جنگ کے نتیجے میں تباہی سے دوچار ہو کر بد حال ہوں۔“ (پروٹوکول ۱:۲)

اس مختصر اقتباس میں ایران عراق جنگ، روس چیچنیا جنگ، عراق کویت جنگ اور اب آخر میں امریکہ اور افغانستان جنگ کا جائزہ لے کر یہودی منصوبہ بندی کی صداقت کو پرکھ لیجئے۔ بات سمجھنے میں کچھ بھی تو مشکل نہیں ہے۔ اسرائیل کو مذہبی ایران اور مضبوط ایٹمی قوت کے قریب عراق سے خطرہ تھا۔ ایٹمی پلانٹ خود تباہ کر دیا اور پھر ایران عراق کے سینکڑوں پھنسا دیے کہ ان کا اسلحہ، ان کے وسائل، ان کی افرادی قوت جو اسرائیل کے خلاف استعمال ہو سکتی ہے، مجسم ہو جائے اور عرب عجم کا تعصب ہوا پکڑے۔ اسرائیل اپنی منصوبہ بندی میں کامیاب ہوا اور مسلمان کی بصیرت بازی ہار گئی جس پر مذکورہ ہر محاذ گواہی دے رہا ہے۔

جب طویل جنگ کے باوجود عربوں کی مالی مدد کے سبب عراق کو مضبوط دیکھا تو اسے کمزور بلکہ برباد کرنے اور عظیم اسرائیل کے منصوبے کو ایک قدم آگے بڑھانے کی خاطر پہلے عراق کو کویت پر حملے کے لیے اکسایا اور پھر کویت کے ساتھ سعودی عرب پر بھی عراقی دہشت کے سائے دکھا کر سعودی عرب کی سرزمین پر باقاعدہ چھاؤنی بنا کر مستقل ڈیرے ڈال دیے۔ کویت اور سعودیہ کے ”محسن“ نے عربوں سے اپنا برسوں کا بجٹ وصول کیا، پرانا اسلحہ منہ مائگے داموں عراق پر گرایا، نیا اسلحہ عربوں کے خرچ پر انہی کی سرزمین پر نشت کر لیا اور جنگ کے نام پر ہنگامے میں عربوں کے خرچ پر جدید اسلحہ اسرائیل پہنچایا۔ عربوں کے سیال سونے پر قبضہ جمانے کے ساتھ عظیم اسرائیل کی تکمیل کے لیے مدینہ سے قریب تر پہنچ گئے۔

عظیم اسرائیل کے خواب کو شرمندہ تعبیر ہوتے دیکھنے میں سب سے بڑی رکاوٹ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے عوام اور اس کی فوج ہے کہ یہ عربوں سے بڑھ کر ان کے خیر خواہ ہیں لہذا پاکستان کو کمزور کرنا، اس کو بے بس بنانا اسرائیل کی سب سے اہم ضرورت ہے۔ یہ کام بھارت سے ہو سکتا ہے یا امریکہ کے ذریعے سے مکرانہائی قرینے سے۔ پاکستان دشمنی دیکھئے:

”مقامی یہودی تحریک کو اپنے لیے پاکستان کے خطرے کو نظر انداز نہیں کرنا چاہئے اور پاکستان اس کا پہلا

ہدف ہونا چاہئے کیونکہ یہ نظریاتی ریاست یہودیوں کی بقا کے لیے سخت خطرہ ہے اور یہ کہ سارا پاکستان عربوں سے محبت اور یہودیوں سے نفرت کرتا ہے۔ اس طرح عربوں سے ان کی محبت ہمارے لیے عربوں کی دشمنی سے زیادہ خطرناک ہے لہذا عالمی یہودی تنظیم کو پاکستان کے خلاف فوری کارروائی کرنی چاہئے۔ بھارت پاکستان کا ہمسایہ ملک ہے جس کی ہندو آبادی مسلمانوں کی ازلی دشمن ہے جس پر تاریخ گواہ ہے۔ بھارت کے ہندو کی اس مسلم دشمنی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ہمیں بھارت کو استعمال کر کے پاکستان کے خلاف کام کا آغاز کرنا چاہئے۔ ہمیں اس دشمنی کی فوج کو وسیع سے وسیع تر کرتے رہنا چاہئے تاکہ یہودیوں کے یہ دشمن ہمیشہ کے لیے نیست و نابود ہو جائیں۔“ (اسرائیل وزیراعظم بن گویان کی تقریر، بحوالہ جیوش کرائیکل، ۹۔ اگست ۱۹۶۷)

”پاکستان کی فوج اپنے پیغمبر کے لیے بے پناہ محبت رکھتی ہے اور یہی وہ رشتہ ہے جو عربوں کے ساتھ ان کے تعلق کو مضبوط کرتا ہے۔ یہی محبت، وسعت طلب عالمی صیہونیت اور مضبوط اسرائیل کے لیے شدید خطرہ ہے لہذا یہودیوں کے لیے یہ انتہائی اہم مشن ہے کہ ہر صورت اور ہر حال میں پاکستانی فوج کے دلوں سے ان کے پیغمبر کی محبت کو کھرچ دے۔“ (امریکی ملٹری ایکسپٹ پر وفسر ہرنز کی رپورٹ)

سعودیہ اور کویت میں قدم جمالینے کے بعد اسلامی جمہوریہ پاکستان کو بے بس کرنا ضروری تھا اور یہ بے بسی مکمل صرف اس صورت میں ممکن تھی کہ اس کے شمال میں اسلامی ریاست افغانستان کو بے بس کر دیا جائے اور وہاں لادینی حکومت قائم ہو جو امریکہ اور بھارت یا بالفاظ دیگر یہود کے اشارہ امرو پر کام کرے اور اسلامی جمہوریہ پاکستان سینڈوچ بنا رہے۔ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے مشکل لمحات کے دوست چین کو پاکستان سے بدظن کر کے پیچھے ہٹا کر پاکستان کو تنہا کر دیا جائے۔

یہ بہت بڑا کام تھا اور اس کی تکمیل کے لیے منصوبہ بندی کا تقاضا یہ تھا کہ کوئی بڑا کام کیا جائے جس سے امریکہ کی دہشت اور وحشت کو مسلمان حکمرانوں کے سامنے لا کھڑا کیا جائے۔ چنانچہ ورلڈ ٹریڈ سنٹر پر جو امریکی وقار کی علامت سمجھا جاتا تھا اور پیناگون پر جو امریکی عظمت اور عالمی غنڈہ گردی کی علامت ہے، کاری ضرب لگا کر امریکہ اور اس کے اتحادیوں کا رخ پاکستان اور افغانستان کی طرف پھیرنا ضروری سمجھا گیا۔

”ہماری شناخت ”قوت“ اور ”اعتماد بناؤ“ میں ہے۔ سیاسی فتح کا راز قوت میں مضمر ہے بشرطیکہ اسے

سیاست دانوں کی بنیادی مطلوبہ ضرورت اور صلاحیت کے پردے میں چمپا کر استعمال کیا گیا ہو۔ تعدد راہنما اصول ہونا چاہئے اور ان حکمرانوں کے لیے جو حکمرانی کو کسی نئی قوت کے گماشتوں کے ہاتھ میں نہ دینا چاہتے ہوں، ان کے لیے یہ کمر میں لپٹا ہوا ”اعتماد بناؤ“ کا اصول ہے۔ یہ برائی ہی ہمیں ”مطلوبہ خیر“ تک لے جانے کا

آخری ذریعہ ہے۔“ (پروٹوکول ۲۳)

ورلڈ ٹریڈ سنٹر کے المناک تشدد کو آنکھوں کے سامنے رکھ کر ایک بار پھر مذکورہ اقتباس پڑھیے بلکہ ان الفاظ پر ذراڑ کیے کہ ”یہ برائی ہمیں مطلوبہ خیر تک لے جانے کا آخری ذریعہ ہے“ اور سوچیے کہ ٹریڈ سنٹر کی تباہی والی برائی عظیم تر اسرائیل کی منزل تک لے جانے کا آخری ذریعہ ہے۔ اس ذریعہ تک رسائی کے لیے ان کا موثر ہتھیار میڈیا ہے۔

اب آئیے اقتباس میں ”قوت اور اعتماد بناؤ“ پر توجہ دیں۔ امریکہ میں یہودی قوت اور یہود پر اعتماد کس کی نظر سے اوجھل ہے؟ امریکہ کے آج تک ۷۷ صدور یہودی خفیہ تنظیم فری میسنز کے باضابطہ رکن رہے۔ آج صدارتی الیکشن یہودی مدد کے بغیر جیتنا ناممکن ہے۔ کوئی بٹش کی طرح جیت لے تو صدر رہنا مشکل۔ بٹش جن حالات سے دوچار رہے، وہ ہر کسی کے سامنے ہیں۔ ورلڈ ٹریڈ سنٹر اور پیناگون کے الیے سے ”خیر“ نکالنے کا کام میڈیا کے ذمے تھا جو اس نے بڑی خوبی سے نبھایا کہ امریکی حکومت کی طرح مغربی میڈیا بھی یہود کا زرخیز غلام ہے۔ ادھر انوا شدہ جہاد ”قوت اور اعتماد بناؤ“ کے فارموں لے پر عمل کرتے، امریکی ایجنسیوں کی کارکردگی کا مذاق اڑاتے پناگن اور ٹریڈ سنٹر ناور سے نکرائے، ادھر میڈیا نے اس کا رشتہ اسامہ بن لادن اور طالبان سے جوڑنا شروع کر دیا۔ یوں گوبلز کی اولاد غصے میں پاگل بٹش اور اس کی حکومت کو اتنا آجگے دھکیلنے میں کامیاب ہوئی کہ بٹش آخری صلیبی جنگ لڑنے نکل کھڑے ہوئے۔

میڈیا کے ضمن میں یہود کا نقطہ نظر ملاحظہ فرمائیے:

”چند مستثنیات کو چھوڑ کر پہلے ہی عالمی سطح پر پریس ہمارے مقاصد کی تکمیل کر رہا ہے۔“ (پروٹوکول ۷: ۵)

”پریس کا کردار یہ ہے کہ وہ ہماری ناگزیر ترجیحات کو موثر انداز میں پھیلانے، عوامی شکایات کو اجاگر کر کے عوام

میں بے چینی پھیلانے“ (پروٹوکول ۲: ۵)

ان اقتباسات کی روشنی میں آپ اکتوبر اور اس کے بعد سے آج تک امریکہ کے اندر اور باہر پریس کا کردار دیکھ کر خود فیصلہ کر لیں کہ میڈیا کس طرح یہودی ”ناگزیر ترجیحات“ کی تکمیل کے لیے موثر کردار ادا کر رہا ہے۔ معمولی غور و فکر سے یہ اندازہ کرنا بھی کچھ مشکل نہیں کہ پاکستانی میڈیا بھی یہود کے عالمی میڈیا کی سر سے سر ملا کر حق نمک ادا کر رہا ہے۔

مذکورہ تفصیل سے جو بات سامنے آتی ہے، وہ یہ ہے کہ عظیم تر اسرائیل کے خواب کو شرمندہ تعبیر کرنے کے لیے یہودی منصوبہ بندی ایک تدریج کے ساتھ بڑے موثر انداز میں آگے بڑھ رہی ہے۔ پہلے روس کے

سپر پاور ہونے کے خناس کو افغانستان میں پھنسا کر سوا کیا۔ اب دنیا میں امریکہ سپر پاور ہونے کا دعوے دار ہے۔ اسے بڑے سلیقے سے افغانستان میں لاکر عسکری اور معاشرتی میدان میں بانجھ کرنے کا فیصلہ کیا کہ اندرونی طور پر اسے کمزور کر کے عالمی اقتدار کے راستے کا یہ روڑا ہٹا دیا جائے۔ برطانیہ ہو یا فرانس اور یورپ کے دیگر ممالک، پہلے ہی یہود کے بانج گزار ہیں۔

امریکہ، روس اور دیگر یورپی ممالک کے بعد لے دے کے اسلام یہود کے مد مقابل رہ جاتا ہے۔ اسلامی باک کو امریکہ اور یورپی باک کے ذریعے سے نیست و نابود کر دیا جائے تو یہود کے لیے میدان خالی ہوگا۔ اسلامی باک میں صرف پاکستان ہے جو ایٹمی قوت بھی ہے لہذا اس کو دوست بن کر ڈالروں کا ہر پلا کر ختم کیا جائے۔ دوستی کی انتہا یہ کہ روز نامہ خبریں، ۱۷ اکتوبر کے مطابق اسلامی جمہوریہ پاکستان کے کرتا دھرتا امریکی مہمانوں کو اپنے ایٹمی مقامات تک لے گئے۔ بقول اخبار انہیں ایٹمی اسلحہ کا اسٹور بھی دکھایا جس پر وفد نے شور تاج کے لیے تجاویز دینے کا وعدہ کیا کہ موجودہ سکیورٹی نظام ان کے نقطہ نظر سے درست نہیں ہے۔

خالق اپنی مخلوق کی خوبیوں اور خامیوں سے پوری طرح باخبر ہوتا ہے۔ اگر وہ اپنی مخلوق کو حکم دے، نصیحت کرے کہ فلاں سے دوستی کرو اور فلاں سے بچتے رہو، فلاں دوست ہے اور فلاں دشمن ہے تو حقیقی نصیحت یہی ہے۔ مسلمان کے خالق نے اپنی کتاب میں بار بار تاکید فرمائی کہ یہود و نصاریٰ کو دوست نہ بناؤ مگر ہم ہیں کہ بیش کو عقل کل سمجھ کر اس کی دوستی پر نازاں ہیں اور اس بے یقین کی بات پر یقین کر کے اپنی فضا، اپنے اڈے اس کے سپرد کر دیے جو دس روز کا کہہ کر خیمے میں اونٹ کی طرح داخل ہوا اور اب ۱۰ سالہ قیام کی نوید مسرت سنا رہا ہے۔

افغان مجاہدین اور اسامہ بن لادن نے گزشتے کل افغانستان کے خلاف پاکستان کے تحفظ کی جنگ لڑی تھی کہ بھارت کا یار اور پاکستان (امریکی U2 جاسوس پروازوں کے سبب) دشمن روس افغانستان کے راستے بلوچستان کو تاراج کر کے خلیج کے گرم پانیوں پر ڈیرا ڈالنے پر مصر تھا تا کہ روس بھارت کے درمیان پاکستان کا وجود لہر لہر خطرہ میں رہے، پاکستان لمحہ بہ لمحہ روس اور بھارت سے آزادی کی بھیک مانگتا پھرے۔ ہماری بد نصیبی کہ ہم نے افغان مجاہدین اور اسامہ بن لادن کی قربانیوں کو فراموش ہی نہیں کیا، ہنک حرامی پر بھی اترا آئے۔

گزرے کل کی طرح آج پھر وہی افغان اور وہی اسامہ بن لادن کفر کے دوسرے روپ، عالمی دہشت گرد کے خلاف بے یار و مددگار، بے ساز و سامان، محض اپنے رب کی رحمت کے سہارے سینہ سپر ہیں۔ جس دہشت گرد کی ایک ٹیلی فون کال پر اسلامی جمہوریہ پاکستان کے تین جنگیں لڑنے کے دعوے دار فوجی صدر کا پتہ پانی ہو گیا،

اس کے مقابل اللہ کے سپاہی ملا محمد عمر مجاہد اور اسامہ بن لادن ڈٹ گئے۔ فرق صرف ایک سجدہ کا ہے جو شاید صدر مشرف بھی کرتے ہوں گے اور ملا محمد عمر، طالبان اور اسامہ بھی کرتے ہیں۔ اور یہ سجدہ

سینا راجدوں سے دیتا ہے آدمی کو نجات

کاش ملا محمد عمر، اسامہ بن لادن اور طالبان کی طرح اسلامی جمہوریہ پاکستان کی قیادت نے بھی ویسا ہی ایک سجدہ کر لیا ہوتا اور مسلمہ عالمی دہشت گرد کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہتے کہ مسلمان جسد واحد ہیں، افغانستان کی طرف اٹھنے والی آنکھ پھوڑ دی جائے گی اور ہاتھ کاٹ دیا جائے گا۔

حضرت علیؑ اور حضرت امیر معاویہؓ میدان حرب میں آمنے سامنے تھے کہ حضرت امیر معاویہؓ کو کافر دشمن نے حضرت علیؑ کے مقابلے میں مدد اور تعاون کی پیش کش کی۔ حضرت امیر معاویہؓ کا جواب تھا کہ ہمارا معاملہ دو بھائیوں کا ہے۔ اگر تم نے ایسی جرات کی تو علیؑ کی طرف سے تمہارے خلاف لڑنے والا پہاٹھنص معاویہؓ ہوگا۔ آج یہ بات مشرف صاحب کے کہنے کی تھی، شمالی اتحاد کے کہنے کی تھی، ایران و عرب کے کہنے کی تھی مگر

بت صنم خانے میں کہتے ہیں مسلمان گئے ہے خوشی ان کو کہ کعبے کے نگہبان گئے

منزل دہر سے اونوں کے حدی خوان گئے اپنی بفلوں میں دبائے ہوئے قرآن گئے

افغانستان کو برباد کر کے اپنی پسند کی حکومت بنوانے والے اور ان کے دوسرے ہم نوا حکمران بصیرت سے عاری یہ بھول گئے کہ یہود و نصاریٰ کا نارگٹ اسلام اور مسلمان ہیں۔ یہود و نصاریٰ مسلم حکمرانوں سے زیادہ چالاک، عیار و مکار اور عقل مند ہیں۔ جسے آج وہ عامی دہشت گردی کہہ کر ان سے معاونت لے رہے ہیں، وہ اسلام کا فلسفہ جہاد ہے جسے منانے کا عزم لے کر بٹش امریکہ سے لگا ہے۔ بٹش کا نارگٹ اسامہ یا ملا محمد عمر نہیں ہے، اس کا ہدف اسلام، مسلمان اور مسلمان کا جہاد ہے جس پر کاری ضرب لگا کر وہ گریٹر اسرائیل کی راہ ہموار کر رہا ہے اور کس قدر بد نصیبی کی بات ہے اس نیک مقصد میں مسلمان کھلوانے والے حکمران اس کے معاون و مددگار ہیں۔ یہ مشیت اللہ تعالیٰ افغان مجاہدین اور اسامہ بن لادن سرخ رو ہوں گے۔ فتح و نصرت ان کا مقدر ہوگی کہ ان کی سپر پاور جبار و قہار و عزیز بھی ہے، سر بلع الحساب بھی اور ان کے ہتھیار کلمہ طیبہ کے مقابلے میں آج تک کسی فیکٹری میں بہتر ہتھیار نہیں بنا۔ دنیا میں ان کا انعام سکینٹ ہے جو کسی مسلمان حکمران کا مقدر نہیں اور محشر میں دیدار باری تعالیٰ انہیں نصیب ہوگا۔ دنیا میں کفر کے ساتھی محشر میں ان کے ساتھی ہوں گے اگر تو بیک تو فیت نصیب نہ ہوئی۔